وہ جہنم میں گیا جو ان سے مستغنی ہوا

ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ ﷺ کی

(از حدائق بخشش)

ترتیب۔ خلیل احمد رانا۔

ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی

ترتیب۔ خلیل احمد رانا

امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے نعتیہ مجموعہ کلام ''حدائق بخشش'' میں ایک شعر ہے :

وہ جہنم میں گیا جو اُن سے مستغنی ہوا
ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی

ایک دن ایک صاحب کہنے لگے کہ بھئی حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام، اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ہیں، آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حاجت کیسے ہوسکتی ہے؟ آپ تو اللہ تعالیٰ سے ہی اپنی حاجت بیان کرسکتے ہیں، اللہ تعالیٰ ہی حاجت روا ہے، آپ کے اعلیٰ حضرت نے یہ کیا لکھ دیا؟ '' ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی ''۔

فقیر نے اس پر جو تحقیق کی وہ درج ذیل ہے :

صحیح مسلم کی حدیث میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں : اللہ تعالیٰ نے مجھے تین سوال دیئے، میں نے دو بار عرض کی :

'' اللهم اغفر لامتی ، اللهم اغفر لامتی ''

الٰہی میری اُمت بخش دے، الٰہی میری اُمت بخش دے

'' و اخرت الثالث لیوم یرغب الی فیه الخلق حتی ابراهیم ''

اور تیسرے سوال کے لئے عرض اُس دن کے لئے اُٹھا رکھی ہے جس دن تمام خلق میری

طرف نیاز مند ہوگی یہاں تک کہ ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

امام محدّث حکیم ترمذی علیہ الرحمہ نے ''نوادر الاصول ''میں، الشیخ امام العامل الکامل عبدالرؤف المناوی علیہ الرحمہ نے'' التیسیر بشرح الجامع الصغیر ''میں اور امام الحافظ ابی القاسم علی بن الحسن الشافعی المعروف بابن عساکر علیہ الرحمہ نے'' تاریخ مدینہ دمشق ''میں حدیث بیان کی :

''وان ابراهیم لیرغب الی یوم القیامة فی تلك الدعوة ویحتاج الیها ''

(نوادرالاصول)

'' وان ابراهیم لیرغب فی دعائی ذلك الیوم ''

(التیسیر شرح جامع الصغیر)

'' والذی نفس محمد بیده ان ابراهیم لیرغب فی شفاعتی ''

(تاریخ ابن عساکر)

(یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی میری دعا اور شفاعت کے خواہش مند ہوں گے۔)

ان حوالوں کے عکس آخر میں ملاحظہ فرمائیں

روزِ حشر جب سورج مخلوق کے سروں سے بھی زیادہ قریب ہوگا، خوف اور اضطراب طویل ہوجائے گا، اس وقت تمام مخلوق حضرات انبیاء علیہم السلام کی طرف رجوع کرے گی، ابتداء سیّدنا آدم علیہ السلام سے ہوگی،، پھر حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ علیہم السلام کے پاس آئیں گے، تمام انبیاء علیہم السلام عذر پیش کرکے شفاعت سے انکار کردیں گے اور کہیں گے نفسی نفسی اذهبوا الی غیری، (یعنی آج ہمیں خود اپنی فکر دامن گیر ہے تم کسی اور کے پاس جاؤ) پھر تمام مخلوق حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوگی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے انا لها یعنی شفاعت کے لئے میں ہوں۔

اِس پر احادیث صحیحہ شاہد ہیں، حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی ایسی محامد عطا فرمائے گا کہ میں ان پر اس وقت تک قادر نہ ہوں گا، پھر میں سجدہ میں وہ محامد (یعنی اللہ تعالیٰ کی حمد) کروں گا تو کہا جائے گا ''**یامحمد ارفع راسك، وقل یسمع لك، وسل تعطه واشفع تشفع**'' یعنی اے محمد ﷺ اپنا سر اُٹھایئے اور آپ کی بات سنی جائے گی اور مانگئے آپ کو دیا جائے گا، آپ شفاعت کیجئے کہ آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔

(صحیح مسلم، جلد اوّل، کتاب الایمان مطبوعہ دار طیبہ الریاض، ۱۴۲۷ھ/۲۰۰۶ء، ص ۱۰۹، ۱۱۰)

مسلم شریف کی حدیث ہے

''**انا سید ولد آدم یوم القیامة**''

یعنی میں روز قیامت تمام اولاد آدم کا سردار ہوں گا۔

(صحیح مسلم، جلد اوّل، کتاب الایمان مطبوعہ دار طیبہ الریاض، ۱۴۲۷ھ/۲۰۰۶ء، ص ۱۰۹، ۱۱۰)

دارمی شریف کی حدیث میں ہے:

''**انا اکرم ولد آدم علی ربی**''

یعنی میں اللہ تعالیٰ کے ہاں تمام اولاد آدم سے معزز ہوں۔

(سنن دارمی، مطبوعہ دار ابن حزم بیروت ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء، ص ۱۹)

ترمذی شریف کی حدیث میں ہے

''**انا اکرم ولد آدم علی ربی ولا فخر**''

یعنی میں اللہ تعالیٰ کے ہاں تمام اولاد آدم سے معزز ہوں اور میں فخر نہیں کرتا۔

(الجامع الکبیر ترمذی، جلد سادس، مطبوعہ دار الغرب الاسلامی بیروت ۱۹۹۶ء، ص ۸)

جس نے بھی حدیث شفاعت پڑھی ہے وہ اس بات کو تسلیم کرے گا کیونکہ یہ مقام تو قرآن مجید میں آپ ﷺ کے لئے ثابت ہے، اللہ کریم فرماتا ہے : **عسی ان یبعثك ربك**

مقاما محمودا (سورہ بنی اسرائیل، آیت ۷۹) ''قریب ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقام محمود پر جلوہ گر فرمائے''۔

بخاری شریف کی حدیث ہے

''فیومئذ یبعثه الله مقاما محمودا یحمده اهل الجمع کلهم''

(یعنی اُس روز اللہ تعالیٰ آپ کو مقام محمود پر کھڑا کرے گا تا کہ تمام جمع ہونے والے آپ کی تعریف کریں۔)

(صحیح بخاری، کتاب الزکوٰۃ، مطبوعہ دار ابن کثیر دمشق، ص ۳۵۹)

یہاں شفاعت عظمیٰ کو مقام محمود کہا گیا ہے، کیونکہ تمام مخلوق خواہ مومن ہوں یا کافر، متقی ہوں یا فاجر، تمام آپ ﷺ کی حمد کریں گے، اس دن آپ ﷺ کا واحد سہارا ہونا نہایت ہی واضح ہے، کیونکہ اس دن تو تمام انبیاء و مرسلین بھی شفاعت سے عذر پیش کرتے ہوئے کہیں گے نفسی نفسی اذھبوا الی غیری (یعنی آج مجھے خود اپنی فکر دامن گیر ہے تم کسی اور کے پاس جاؤ)۔

اگر کوئی کہے کہ اُس دن بلا واسطہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیوں نہ کیا جائے، تو سن لیجئے جیسا کہ حدیث میں ہے کہ اُس دن ہر نبی کہے گا

''ان ربی غضب الیوم غضبالم بغضب قبله مثله ولن یغضب بعد ه مثله '' (مسلم شریف، کتاب الایمان، ص ۱۱۰)

(صحیح مسلم، جلد اوّل، کتاب الایمان مطبوعہ دار طیبہ الریاض، ۱۴۲۷ھ/ ۲۰۰۶ء، ص ۱۱۰)

'' یعنی میرا رب آج اس قدر غضب میں ہے کہ نہ اس سے پہلے اتنے غضب میں تھا اور نہ کبھی ہوگا''۔

اُس دن تو انبیاء و مرسلین بھی اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع نہیں کریں گے، اور کسی کی کیا جرأت ہے۔

آدم، نوح، ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام نے نفسی نفسی اذهبو الیٰ غیری

اس لئے کہا تھا کہ تم مجھ تک پہنچ جاؤ اور اس کام کے لئے تو میں ہوں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھ ہی کو یہ اعزاز عطا فرمایا ہے۔ امام عاشقاں امام احمد رضا سنی حنفی قادری بریلوی علیہ الرحمہ نے کیا خوب فرمایا !

خلیل و نجی مسیح و صفی ، سبھی سے کہی ، کہیں نہ بنی
یہ بے خبری کہ خلق پھری کہاں سے کہاں تمہارے لئے

حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" **انالها** " اس کام کے لئے تو میں ہوں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس وقت اللہ تعالیٰ کے دربار میں سر جھکا دیں گے" **یامحمد ارفع راسك، وقل یسمع لك ،وسل تعطه واشفع تشفع** "حکم دیا جائے گا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سر اٹھاؤ اور کہو آپ کی بات کی شنوائی ہوگی اور جو مانگو عطا ہوگا اور شفاعت فرمایئے آپ کی شفاعت قبول ہوگی، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اُمت کی شفاعت فرمائیں گے پھر انبیاء و اولیاء اور مومنین کو شفاعت کرنے کی اجازت مرحمت ہو جائے گی۔

معلوم ہوا کہ جو یہاں شرک سمجھتے ہیں وہ وہاں بھی نہیں جائیں گے اور جو جائیں گے نہیں تو شفاعت کیسے پائیں گے؟

امام احمد رضا سنی حنفی قادری بریلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں !

عرشِ حق ہے مسندِ رِفعت رسول اللہ کی
دیکھنی ہے حشر میں عزت رسول اللہ کی

وما علینا الا البلاغ

﴿لَقَدْ مَنَّ ٱللَّهُ عَلَى ٱلْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُوا۟ عَلَيْهِمْ ءَايَٰتِهِۦ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا۟ مِن قَبْلُ لَفِى ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ﴿١٦٤﴾﴾ [٣/ آل عمران/ الآية ١٦٤].

صحيح مسلم

للإمام أبي الحسين مسلم بن الحجاج القشيري النيسابوري

٢٠٦ - ٢٦١ هـ

لو أن أهل الحديث يكتبون مائتي سنة الحديث
فمدارهم على هذا المسند

صنفت هذا المسند الصحيح من ثلاثمائة ألف حديث مسموعة
مسلم بن الحجاج

طبعة معتنى بها مرقمة
الأحاديث مع الفهارس

دار المغني

لاَ يَخْتَلِفُ فِي حَلاَلٍ وَلاَ حَرَامٍ.

(...) وحدّثناه عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ. أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ. أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهَذَا الإِسْنَادِ.

٢٧٣ – (٨٢٠) حدّثنا مُحمّدُ بْنُ عَبْدِ اللّهِ بْنِ نُمَيْرٍ. حَدّثَنَا أَبِي. حَدّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّهِ بْنِ عِيسَى بْنِ عَبْدِ الرّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ جَدّهِ، عَنْ أُبَيّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ. فَدَخَلَ رَجُلٌ يُصَلّي. فَقَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ. ثُمّ دَخَلَ آخَرُ. فَقَرَأَ قِرَاءَةً سِوَىٰ قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ. فَلَمّا قَضَيْنَا الصّلاَةَ دَخَلْنَا جَمِيعاً عَلَىٰ رسول الله ﷺ. فَقُلْتُ: إِنّ هَذَا قَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ. وَدَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ سِوَىٰ قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ. فَأَمَرَهُمَا رسول الله ﷺ فَقَرَآ. فَحَسّنَ النّبِيّ ﷺ شَأْنَهُمَا. فَسُقِطَ فِي نَفْسِي مِنَ التّكْذِيبِ. وَلاَ إِذْ كُنْتُ فِي الْجَاهِلِيّةِ. فَلَمّا رَأَىٰ رسول الله ﷺ مَا قَدْ غَشِيَنِي ضَرَبَ فِي صَدْرِي. فَفِضْتُ عَرَقاً. وَكَأَنّمَا أَنْظُرُ إِلَى اللّهِ عَزّ وَجَلّ فَرَقاً. فَقَالَ لِي: «**يَا أُبَيّ أُرْسِلَ إِلَيّ: أَنِ اقْرَإِ الْقُرْآنَ عَلَىٰ حَرْفٍ. فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ: أَنْ هَوّنْ عَلَىٰ أُمّتِي. فَرَدّ إِلَيّ الثّانِيَةَ: اقْرَأْهُ عَلَىٰ حَرْفَيْنِ. فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ: أَنْ هَوّنْ عَلَىٰ أُمّتِي. فَرَدّ إِلَيّ الثّالِثَةَ: اقْرَأْهُ عَلَىٰ سَبْعَةِ أَحْرُفٍ. فَلَكَ بِكُلّ رَدّةٍ رَدَدْتُكَهَا مَسْأَلَةٌ تَسْأَلُنِيهَا. فَقُلْتُ: اللّهُمّ اغْفِرْ لأُمّتِي. اللّهُمّ اغْفِرْ لأُمّتِي. وَأَخّرْتُ الثّالِثَةَ لِيَوْمٍ يَرْغَبُ إِلَيّ الْخَلْقُ كُلّهُمْ. حَتّىٰ إِبْرَاهِيمُ ﷺ**».

(...) حدّثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ. حَدّثَنَا مُحمّدُ بْنُ بِشْرٍ. حَدّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ. حَدّثَنِي عَبْدُ اللّهِ بْنُ عِيسَىٰ عَنْ عَبْدِ الرّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَىٰ. أَخْبَرَنِي أُبَيّ بْنُ كَعْبٍ أَنّهُ كَانَ جَالِساً فِي الْمَسْجِدِ. إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّىٰ. فَقَرَأَ قِرَاءَةً. وَاقْتَصّ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ.

٢٧٤ – (٨٢١) وحدّثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ. حَدّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ. ح وَحَدّثَنَاهُ ابْنُ الْمُثَنّىٰ وَ ابْنُ بَشّارٍ. قَالَ ابْنُ الْمُثَنّىٰ: حَدّثَنَا مُحمّدُ بْنُ جَعْفَرٍ. حَدّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَىٰ، عَنْ أُبَيّ بْنِ كَعْبٍ أَنّ النّبِيّ ﷺ كَانَ عِنْدَ أَضَاةِ بَنِي غِفَارٍ. قَالَ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السّلاَمُ. فَقَالَ: إِنّ الله يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمّتُكَ الْقُرْآنَ عَلَىٰ حَرْفٍ. فَقَالَ: «**أَسْأَلُ اللّهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ. وَإِنّ أُمّتِي لاَ تُطِيقُ ذَلِكَ**». ثُمّ أَتَاهُ الثّانِيَةَ. فَقَالَ: إِنّ

النسخة المسندة من

نوادر الأصول

في معرفة أحاديث الرسول

لأبي عبد الله محمد بن علي بن الحسن بن بشر
المعروف بالحكيم الترمذي

اعتنى به
إسماعيل إبراهيم متولي عوض

الجزء الأول

مكتبة الإمام البخاري

عليه وسلم ليوم الموقف من دعوة وصاروا عيالا عليه من الملائكة والرسل فمن دونهم وذلك [١/ ١٣٠/ أ] ما روي عن رسول الله ﷺ أنه قال : « إن إبراهيم ليرغب إلي يوم القيامة في تلك الدعوة ويحتاج إليها » .

٤٤٣. **حدثنا** بذلك عبد الرحيم بن يوسف ، قال : حدثنا يعلى ، عن إسماعيل بن أبي خالد ، عن عبد الله بن عيسى ، عن جده عبد الرحمن بن أبي ليلى ، عن أبي بن كعب رضي الله عنه ، عن رسول الله ﷺ .

٤٤٤. **حدثنا** الجارود ، عن النضر ، عن هشام(١) الدستوائي ، عن حماد بن أبي سليمان . رووه بمثله .

٤٤٥. **حدثنا** محمد بن محمد بن حسين ، قال : حدثنا كثير بن هشام ، عن جعفر بن برقان ، قال : حدثني صالح بن مسمار ، قال : بلغني أن الله تعالى أرسل إلى سليمان بعد موت أبيه داود عليه السلام ملكا من الملائكة ، فقال له الملك : إن ربي أرسلني إليك لتسأله حاجة . قال : أرسلك ربي لأسأله حاجتي؟ قال الملك : نعم . قال سليمان صلوات الله عليه : فإني أسأل أن يجعل قلبي يحبه كما كان قلب أبي داود يحبه ، وأسأل الله أن يجعل قلبي يخشاه كما كان قلب أبي يخشاه . قال الرب تبارك وتعالى : أرسلت إلى عبدي ليسألني حاجة ، فكان حاجته إلي أن أجعل قلبه يحبني ويخشاني ، وعزتي لأكرمنه . فوهب له ملكا لا ينبغي لأحد من بعده . ثم قال : ﴿ هَٰذَا عَطَآؤُنَا فَٱمْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ * وَإِنَّ لَهُۥ عِندَنَا لَزُلْفَىٰ وَحُسْنَ مَـَٔابٍ ﴾ [ص : ٣٩ - ٤٠] .

فكانت الكرامة في قوله : ﴿ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴾ ؛ لأن المهناة(٢) فيه إذ لا تبعة عليه .

وكذلك روي عن الحسن البصري رحمة الله عليه ، قال : ما من أحد إلا وله عليه تبعة في نعمة ، غير سليمان بن داود عليهما السلام ؛ فإنه قال تعالى جده : ﴿ هَٰذَا عَطَآؤُنَا ﴾ . الآية .

٤٤٦. **حدثنا** محمد بن المثنى أبو موسى الزمن ، قال : حدثنا معاذ بن هشام ، قال : حدثني أبي ، عن قتادة قال : حدثنا أنس بن مالك رضي الله عنه ، أن نبي الله ﷺ قال : « لكل

---

(١) في (ص) « هاشم » .

(٢) كذا بالأصلين .

الأصل الثالث عشر والمائة

٦٦٤ـ **حدثنا** محمد بن إسماعيل بن سمرة الأحمسي ، قال : حدثنا موسى بن هلال العبدي ، عن عبد الله العمري ، عن نافع ، عن ابن عمر رضي الله عنهما : قال رسول الله ﷺ : " من زار قبري وجبت له شفاعتي " .

قال أبو عبد الله[1] :

فزيارة قبره ﷺ هجرة المضطرين ، هاجروا إليه فوجدوه مقبوضا فانصرفوا ، فليس بمحقوق أن يجنبوا ، بل يعلم الله نبيه ﷺ [١/١٨٨/أ] ذلك عنهم فيوجب لهم شفاعته ، يقيم حرمة زيارتهم ، فإنما الشفاعة لمن أوبقته ذنوبه ، فأما المتقون الورعون وأهل الاستقامة فقد كفاهم ما قدموا عليه ، فإنما نالوا تقواهم وورعهم برحمة شاملة ، فتلك الرحمة لا تخذلهم في مكان .

وروي عن رسول الله ﷺ أنه قال : " شفاعتي للمتلوثين المخلطين المتدنسين ، فأما المتقون فقد كفوا أنفسهم .

وللشفاعة درجات ، كل صنف من أهل الدين يأخذون حظا منها على حياله ، المتقون والورعون والعابدون والزاهدون والأولياء .

وأما شفاعة محمد ﷺ فتلك شفاعة لا تشبه شفاعة غيره من الأنبياء والأولياء؛ لأن شفاعة غيره من الأنبياء والأولياء من الصدق والوفاء والحظوظ ، وشفاعة محمد ﷺ من الجود من بدء القدرة ومن سر القدر ، ألا ترى أنه قال : " إن إبراهيم ﷺ ليرغب إلي يوم القيامة " ، وفي حديث آخر : " قد يحتاج " .

---

(١) غير موجودة في (د) .

من مكتبة التراث

نوادر الأصول في أحاديث الرسول

تأليف
محمد بن علي بن الحسن أبو عبد الله الحكيم
الترمذي

المجلد الثالث

حقق أصوله وخرج أحاديثه
الدكتور عبد الرحمن عميرة

دار الجيل
بيروت

الأصل السابع والخمسون والمائتان

في سر الدعاء عند المضجع

عن أبي رمثة الأنماري قال : كان رسول الله ﷺ إذا أخذ مضجعه قال : اللهم اغفر لي ذنبي وأخسأ شيطاني وفك رهاني وثقل ميزاني واجعلني في النداء الأعلى(١).

أمر بالاستغفار فقال في تنزيله : ﴿ **واستغفر لذنبك وللمؤمنين والمؤمنات** ﴾(٢).

فالمغفرة درجات بعضها أعلى من بعض. فمغفرة الرسل (عليهم السلام) أعلى من مغفرة من دونهم، ومغفرة محمد ﷺ أعلاها. ألا ترى أنه جاء عنه أنه قال : إن لي دعوة أخرتها إلى يوم القيامة، وإن إبراهيم (عليه السلام) ليرغب إليّ في ذلك اليوم.

وقال : إذا زفرت النار على أهل الموقف، قال الأنبياء والرسل (عليهم السلام) : نفسي، نفسي. وقال نبينا محمد ﷺ : أمتي أمتي.

---

(١) الحديث أخرجه السيوطي في الجامع الكبير ونسبه الى الحكيم الترمذي وأشار على الحديث بالصحة

(٢) سورة غافر آية رقم ٥٥.

كتاب التيسير بشرح الجامع الصغير
للشيخ الامام العامل الكامل
عبد الرؤف المناوى
رحمه الله تعالى
امين
م

وأنفع وأتم (حم ف عن أنس) بن مالك ورواه الحكيم الترمذي أيضا وزاد في آخره وأن ابراهيم
ليرغب في دعائي ذلك اليوم ۞ (ان لكل نبي ولاة) جمع ولي أي لكل نبي أحباء هم أولى به من
غيرهم (من النبيين وان وليي أبي) ابراهيم الخليل (وخليلي ربي) تمامه ثم قرأ ان أولى الناس
بابراهيم للذين اتبعوه وهذا النبي (ت عن ابن مسعود) وصححه الحاكم ۞ (ان لكل نبي
وزيرين) تثنية وزير وهو الذي يحمل الاثقال ويلتجئ الحاكم الى رأيه وتدبيره (ووزيراي
وصاحباي أبو بكر وعمر) فيه اشارة الى استحقاقهما الخلافة من بعده (ابن عساكر) وأبو يعلى
وغيرهما (عن أبي ذر) بأسانيد ضعيفة ۞ (ان لي اسماء) وفي رواية للبخاري خمسة أسماء أي
موجودة في الكتب المتقدمة أو مشهورة بين الامم الماضية أو لم يتسم بها أحد قبلي أو معظمة
(أنا محمد) قدمه لانه أشرفها (وأنا أحمد) أي أحمد الحامدين لربه (وأنا الحاشر) أي ذو الحشر
(الذي يحشر الناس على قدمي) بخفة الياء على الافراد وبشدها على التثنية أي على أثري أي
زمنها أي ليس بعده نبي (وأنا الماحي الذي يمحو الله بي الكفر) أي يزيل أهله من جزيرة العرب
أو من أكثر البلاد (وأنا العاقب) زاد مسلم الذي ليس بعده أحد (مالك ق ت ن عن جبير بن
مطعم) بضم فسكون فكسر ۞ (ان لي وزيرين من أهل السماء ووزيرين من أهل الارض
فوزيراي من أهل السماء) أي الملائكة (جبريل وميكائيل ووزيراي من أهل الارض
أبو بكر وعمر) فيه أن المصطفى أفضل من جبريل وميكائيل (ك عن أبي سعيد) الخدري وصححه
وأقروه (الحكيم) في نوادره (عن ابن عباس) وغيره ۞ (ان ما قدر في الرحم سيكون) سواء
عزل المجامع أم أنزل داخل الفرج فلا أثر للعزل ولا لعدمه وهذا قاله لمن سأله عن العزل والرحم
موضع تكوين الولد (ن عن أبي سعيد) واسمه عمارة (الزرقي) بفتح الزاي وسكون الراء وآخره
قاف نسبة الى زرق قرية من قرى مرو ۞ (ان ما بين مصراعين في الجنة) أي في باب من أبواب
الجنة (كمسيرة أربعين سنة) وهذا هو الباب الاعظم وأما ما سواه فكما بين مكة وهجر وبه تتفق
الروايات (حم ع) وكذا الطبراني (عن أبي سعيد) الخدري باسناد حسن ۞ (ان مثل العلماء
في الارض) بالعلم الشرعي العاملين بعلمهم (كمثل النجوم) أي كالنجوم (في السماء يهتدى بها
في ظلمات البر والبحر) فكذا العلماء يهتدى بهم في ظلمات الضلال والجهل (فاذا انطمست
النجوم أوشك ان تضل الهداة) فكذا اذا ماتت العلماء أوشك أن تضل الناس وأفاد بالتشبيه
المكني به عن اثبات النور المقابل للظلمة المستعار كل منهما للعلم والجهل الاشارة الى قوله تعالى
أومن كان ميتا فأحييناه الآية وزاد في رواية ومثل باب حطة في بني اسرائيل من دخله على
الوجه المأمور به غفر له بفعل موالاتهم سببا للغفران (حم عن أنس) بن مالك ۞ (ان مثل أهل
بيتي) فاطمة وعلي وابنيهما وبنيهما أهل الديانة والامانة والعلم (فيكم مثل سفينة نوح من
ركبها نجا ومن تخلف عنها هلك) وجه الشبه أن النجاة ثبتت لاهل سفينة نوح فأثبت لامته
بالتمسك بأهل بيته النجاة (ك عن أبي ذر) وصححه ورد بأنه ضعيف ۞ (ان مثل الذي يعود في
عطيته) أي يرجع فيما وهبه لغيره (كمثل) بزيادة الكاف أو مثل (الكلب أكل حتى اذا شبع
قاء ثم عاد في قيئه فأكله) ظاهره تحريم الرجوع في الهبة بعد القبض وموضعه في الاجنبي فلو
وهب لفرعه رجع عند الشافعي (ه عن أبي هريرة) وهو حسن ۞ (ان مثل الذي يعمل

تاريخ مدينة دمشق

وذكر فضلها وتسمية من حلها من الأماثل أو اجتاز بنواحيها من وارديها وأهلها

تصنيف

الإمام العالم الحافظ أبي القاسم علي بن الحسن ابن هبة الله بن عبد الله الشافعي

المعروف بابن عساكر

٤٩٩ هـ - ٥٧١ هـ

دراسة وتحقيق

محب الدين أبي سعيد عمر بن غرامة العمروي

الجزء السابع

ابراهيم بن عبدالله - ارتاش بن تتش

دار الفكر
للطباعة والنشر والتوزيع

محمد اقرأ القرآن على حرفٍ، فقلت: يا ربّ خفّف عن أمّتي، ثم أتاني آتٍ من ربّي فقال يا محمد اقرأ القرآن على حرفٍ فقلت: يا ربّ خفّف عن أمّتي، ثم أتاني آتٍ من ربي فقال: يا محمد اقرأ القرآن على سبعة أحرفٍ، ولك بكلّ ردّ مسألة فقلت: يا ربّ اغفر لأمتي، ثم قلت: يا رب اغفر لأمتي، وأخّرت الثالثة شفاعةً إلى يوم القيامة، والذي نفس محمد بيده إنّ إبراهيم ليرغبُ في شفاعتي»[١٩٨١].

أخْبَرَنا أبو سهل بن سعدويه، أنا أبو الفضل الرازي، أنا جعفر بن عبد اللّه بن يعقوب، نا محمد بن هارون، نا محمد بن المُثنّى، نا عبد الأعلى، نا سعيد بن إيّاس(١)، عن أبي السَّليل(٢)، عن عبد اللّه بن رباح الأنصاري عن أُبيٍّ بن كعب قال: قال رسول الله ﷺ: «أبا المنذر أي آية معك من كتاب الله أعظم؟ قال: قلت ﴿اللّهُ لا إلّه إلاّ هو الحيُّ القيّومُ﴾(٣) فضرب في صدري فقال: «لهن العلم فوالذي نفسي بيده إن لهذه للساناً وشفتين تُقدّس الملك عند ساق العرش»[١٩٨٢].

أخْبَرَنا أبو الحسن علي بن أحمد بن الموحد، أنا أبو الحسين بن الآبنوسي، أنا عيسى بن علي، أنا عبد اللّه بن محمد حدّثني هارون بن إسحاق، نا محمد بن عبد الوهاب السكري، عن سفيان، عن سعيد بن إياس الجُرَيري(٤)، عن أبي السَّليل، عن عبد اللّه بن رباح(٥)، عن أُبيٍّ بن كعب أن النبي ﷺ قال له: «أي آية في كتاب الله أعظم» قال: قلت: الله ورسوله أعلم، حتى أعادها عليه ثلاثاً، ثم قلت ﴿الله الحي القيوم﴾ قال: فضرب صدري ثم قال: «ليهنك العلم أبا المنذر(٦)»[١٩٨٣].

أخْبَرَنا أبو سهل بن سعدويه، أنا أبو الفضل الرازي، أنا جعفر بن عبد اللّه، نا محمد بن هارون، نا محمد بن مَعْمَر، نا قُبيصة بن عُقبة، نا سفيان، عن عبد اللّه بن محمد بن عقيل، عن الطّفيل بن أُبيٍّ، عن أُبيّ بن كعب قال: كان رسول الله ﷺ إذا

---

(١) هو الجريري ترجمته في سير الأعلام ٦/ ١٥٣ والأنساب (الجريري).

(٢) ضبطت عن تبصير المنتبه ٢/ ٦٨٩ واسمه ضُريب بن نُقير.

(٣) سورة البقرة، الآية: ٢٥٥.

(٤) ضبطت عن الأنساب، وهذه النسبة إلى جرير بن عباد أخي الحارث بن عباد بن ضبيعة... بن بكر بن وائل. وترجم له في الأنساب.

(٥) بالأصل «رياح» بالياء، والصواب ما أثبت ترجمته في تهذيب التهذيب.

(٦) الحديث في حلية الأولياء ١/ ٢٥٠.

صحيح مسلم

المسمى

١ - المسند الصحيح المختصر من السنن بنقل العدل عن العدل إلى رسول الله ﷺ

للإمام الحافظ أبي الحسين مسلم بن الحجاج القشيري النيسابوري (٢٠٦ - ٢٦١هـ)

وفي طليعته

٢ - غاية الابتهاج لمقتفي أسانيد كتاب مسلم بن الحجاج

للعلامة السيد محمد بن محمد مرتضى الزبيدي (ت ١٢٠٥هـ)

وبهامشه

٣ - علل الأحاديث في كتاب الصحيح: لأبي الفضل بن عمار الشهيد (ت ٣١٧هـ)
٤ - الإلزامات والتتبع؛ للإمام أبي الحسن علي بن عمر الدارقطني (ت ٣٨٥هـ)
٥ - الأجوبة عما أشكل الشيخ الدارقطني؛ لأبي مسعود الدمشقي (ت ٤٠١هـ)
٦ - التنبيه على الأوهام الواقعة في صحيح مسلم؛ لأبي علي الجياني (ت ٤٩٨هـ)
٧ - غرر الفوائد؛ للحافظ رشيد الدين أبي الحسن يحيى بن علي العطار (ت ٦٦٢هـ)
٨ - تنبيه المعلم بمبهمات صحيح مسلم؛ لأبي ذر ابن سبط ابن العجمي (ت ٨٨٤هـ)

تشرف بخدمتها والعناية بها

أبو قتيبة نظر محمد الفاريابي

المجلد الأول (١ - ١٤٧٠)

دار طيبة

سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، أُرَاهُ قَالَ: قَبْلَ عِشْرِينَ سَنَةً، وَهُوَ يَوْمَئِذٍ جَمِيعٌ. [خ٧٥١٠]

٣٢٧- (١٩٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ (وَاتَّفَقَا فِي سِيَاقِ الْحَدِيثِ، إِلَّا مَا يَزِيدُ أَحَدُهُمَا مِنَ الْحَرْفِ بَعْدَ الْحَرْفِ) قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ. حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمًا بِلَحْمٍ. فَرُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً فَقَالَ: «أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. وَهَلْ تَدْرُونَ بِمَ ذَاكَ؟ يَجْمَعُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ. فَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِي وَيَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ. وَتَدْنُو الشَّمْسُ فَيَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لَا يُطِيقُونَ، وَمَا لَا يَحْتَمِلُونَ، فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ: أَلَا تَرَوْنَ مَا أَنْتُمْ فِيهِ؟ أَلَا تَرَوْنَ مَا قَدْ بَلَغَكُمْ؟ أَلَا تَنْظُرُونَ[١] مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ؟ فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ: ائْتُوا آدَمَ. فَيَأْتُونَ آدَمَ. فَيَقُولُونَ: يَا آدَمُ أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ. خَلَقَكَ اللهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ. اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ. أَلَا تَرَى إِلَى[٢] مَا نَحْنُ فِيهِ؟ أَلَا تَرَى إِلَى مَا قَدْ بَلَغَنَا[٣]؟ فَيَقُولُ آدَمُ: إِنَّ رَبِّي غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ. وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ. وَإِنَّهُ نَهَانِي عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهُ. نَفْسِي. نَفْسِي. اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي[٤]. اذْهَبُوا إِلَى نُوحٍ. فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُونَ: يَا نُوحُ أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلَى الْأَرْضِ، وَسَمَّاكَ اللهُ عَبْدًا شَكُورًا، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ أَلَا تَرَى مَا قَدْ بَلَغَنَا؟ فَيَقُولُ لَهُمْ: إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ. وَإِنَّهُ قَدْ كَانَتْ لِي دَعْوَةٌ دَعَوْتُ بِهَا عَلَى قَوْمِي نَفْسِي نَفْسِي. اذْهَبُوا إِلَى إِبْرَاهِيمَ ﷺ. فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُونَ: أَنْتَ نَبِيُّ اللهِ وَخَلِيلُهُ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ. اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ. أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ أَلَا تَرَى إِلَى مَا قَدْ بَلَغَنَا؟ فَيَقُولُ لَهُمْ إِبْرَاهِيمُ: إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَذَكَرَ كَذَبَاتِهِ نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي، اذْهَبُوا إِلَى مُوسَى. فَيَأْتُونَ مُوسَى ﷺ فَيَقُولُونَ: يَا مُوسَى أَنْتَ رَسُولُ اللهِ. فَضَّلَكَ اللهُ، بِرِسَالَاتِهِ[٥] وَبِتَكْلِيمِهِ، عَلَى النَّاسِ. اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ. أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ أَلَا تَرَى مَا قَدْ بَلَغَنَا؟ فَيَقُولُ لَهُمْ مُوسَى ﷺ: إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ. وَإِنِّي قَتَلْتُ نَفْسًا لَمْ أُومَرْ بِقَتْلِهَا. نَفْسِي. نَفْسِي. اذْهَبُوا إِلَى عِيسَى ﷺ. فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُونَ: يَا عِيسَى أَنْتَ رَسُولُ اللهِ، وَكَلَّمْتَ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ، وَكَلِمَةٌ مِنْهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ، وَرُوحٌ مِنْهُ. فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ. أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ أَلَا تَرَى مَا قَدْ بَلَغَنَا[٦]؟ فَيَقُولُ لَهُمْ عِيسَى ﷺ: إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ. وَلَمْ يَذْكُرْ لَهُ ذَنْبًا. نَفْسِي. نَفْسِي. اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي. اذْهَبُوا إِلَى

---

(١) في (خ) «ألا تنظرون إلى من يشفع لكم».

(٢) في (خ) «ألا ترى ما نحن فيه».

(٣) في (خ) «ألا ترى ما قد بلغنا».

(٤) في (خ) «نفسي نفسي اذهبوا إلى نوح».

(٥) في (خ) «برسالته».

(٦) في (خ) «ألا ترى إلى ما نحن فيه، ألا ترى ما قد بلغنا».

٢٢- (...) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ: هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُوتِيتُ خَزَائِنَ الأَرْضِ، فَوَضَعَ فِي يَدَيَّ أُسْوَارَيْنِ[١] مِنْ ذَهَبٍ، فَكَبُرَا عَلَيَّ وَأَهَمَّانِي، فَأُوحِيَ إِلَيَّ أَنِ انْفُخْهُمَا، فَنَفَخْتُهُمَا فَذَهَبَا، فَأَوَّلْتُهُمَا الْكَذَّابَيْنِ اللَّذَيْنِ أَنَا بَيْنَهُمَا: صَاحِبَ صَنْعَاءَ، وَصَاحِبَ الْيَمَامَةِ». [خ٣٦٢١، ٤٠٧٩، ٤٣٧٤، ٤٣٧٥، ٧٠٣٤، ٧٠٣٥].

٢٣- (٢٢٧٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِي رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى الصُّبْحَ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ، فَقَالَ: «هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمُ الْبَارِحَةَ[٢] رُؤْيَا؟». [خ٨٤٥، ١١٤٣، ١٣٨٦، ٢٠٨٥، ٢٧١٩، ٣٢٣٦، ٣٣٥٤، ٤٦٧٤، ٦٠٦٩، ٧٠٤٧].

٤٣- كتاب الفضائل

(١) باب فضل نسب النبيّ ﷺ، وتسليم الحجر عليه قبل النبوّة

١- (٢٢٧٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْمٍ، جَمِيعًا عَنِ الْوَلِيدِ، قَالَ ابْنُ مِهْرَانَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ عَنْ أَبِي عَمَّارٍ، شَدَّادٍ أَنَّهُ سَمِعَ وَاثِلَةَ بْنَ الأَسْقَعِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ اللهَ اصْطَفَى كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ. وَاصْطَفَى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ، وَاصْطَفَى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِي هَاشِمٍ، وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ».

٢- (٢٢٧٧) وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ. حَدَّثَنِي سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنِّي لأَعْرِفُ حَجَرًا[٣] بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُبْعَثَ، إِنِّي لأَعْرِفُهُ الآنَ».

(٢) باب تفضيل نبينا ﷺ على جميع الخلائق

٣- (٢٢٧٨) حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى، أَبُو صَالِحٍ، حَدَّثَنَا هِقْلٌ (يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ) عَنِ الأَوْزَاعِيِّ. حَدَّثَنِي أَبُو عَمَّارٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ فَرُّوخَ. حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ، وَأَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ».

(٣) باب في معجزات النبيّ ﷺ

٤- (٢٢٧٩) وحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ، سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ (يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ)، حَدَّثَنَا

(١) في (خ) «أسوارين».
(٢) هكذا هو في جميع نسخ مسلم: البارحة، وفيه دليلٌ لجواز إطلاق البارحة على الليلة الماضية، وإن كان من قبل الزوال. النووي.
(٣) هو: الحجر الأسود. تنبيه المعلم (٩٤٩).

مسند الدارمي

المعروف بـ:

(سنن الدارمي)

الامام الحافظ أبو محمد عبد الله بن عبد الرحمن بن الفضل بن بهرام الدارمي
(١٨١ - ٢٥٥هـ)

دار ابن حزم

وَقَالَ الله ـ تعالى ـ لِمُحَمَّدٍ ﷺ: ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا ۝ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنۢبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ﴾ [الفتح: ١، ٢] قَالُوا فَمَا فَضْلُهُ عَلَى الأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ؟ قَالَ: قَالَ الله عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَمَآ أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِۦ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ﴾ [إبراهيم: ٤]، وَقَالَ الله عَزَّ وَجَلَّ لِمُحَمَّدٍ ﷺ: ﴿وَمَآ أَرْسَلْنَٰكَ إِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ﴾ [سبأ: ٢٨] فَأَرْسَلَهُ إِلَى الْجِنِّ وَالإِنْسِ.

٤٨ ـ **أخبرنا** عبيدالله بن عبدالمجيد، حدثنا زمعة، عن سلمة، عن عكرمة، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ـ رَضِيَ الله عَنْهُمَا ـ قَالَ: جَلَسَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يَنْتَظِرُونَهُ فَخَرَجَ حَتَّى إِذَا دَنَا مِنْهُمْ، سَمِعَهُمْ يَتَذَاكَرُونَ، فَتَسَمَّعَ حَدِيثَهُمْ، فَإِذَا بَعْضُهُمْ يَقُولُ: عَجَباً إِنَّ الله اتَّخَذَ مِنْ خَلْقِهِ خَلِيلاً. فَإِبْرَاهِيمُ خَلِيلُهُ.

وَقَالَ آخَرُ: مَاذَا بِأَعْجَبَ مِنْ: ﴿وَكَلَّمَ اللَّهُ مُوسَىٰ تَكْلِيمًا﴾ [النساء: ١٦٤]، وَقَالَ آخَرُ: فَعِيسَى كَلِمَةُ الله وَرُوحُهُ. وَقَالَ آخَرُ: وَآدَمُ اصْطَفَاهُ اللَّهُ. فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَسَلَّمَ وَقَالَ: **«قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبَكُمْ، إِنَّ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلُ اللَّهِ، وَهُوَ كَذَلِكَ، وَمُوسَى نَجِيُّهُ، وَهُوَ كَذَلِكَ، وَعِيسَى رُوحُهُ وَكَلِمَتُهُ، وَهُوَ كَذَلِكَ. وَآدَمُ اصْطَفَاهُ اللَّهُ تَعَالَى، وَهُوَ كَذَلِكَ. أَلَا وَأَنَا حَبِيبُ الله، وَلَا فَخْرُ، وَأَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرُ، وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ، وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرُ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُحَرِّكُ بِحَلَقِ الْجَنَّةِ وَلَا فَخْرُ. فَيَفْتَحُ الله فَيُدْخِلُنِيهَا وَمَعِي فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِينَ وَلَا فَخْرُ، وَأَنَا أَكْرَمُ الأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ عَلَى اللَّهِ، وَلَا فَخْرُ»**.

٤٩ ـ حدثنا سعيد بن سليمان، عن منصور بن أبي الأسود، عن ليث، عن الربيع بن أنس، عَنْ أَنَسٍ ـ رَضِيَ الله عَنْهُ ـ قَالَ: قَالَ رَسُولُ الله ﷺ: **«أَنَا أَوَّلُهُمْ خُرُوجاً، وَأَنَا قَائِدُهُمْ إِذَا وَفَدُوا. وَأَنَا خَطِيبُهُمْ إِذَا أَنْصَتُوا، وَأَنَا مُسْتَشْفِعُهُمْ إِذَا حُبِسُوا، وَأَنَا مُبَشِّرُهُمْ إِذَا أَيِسُوا. الْكَرَامَةُ وَالْمَفَاتِيحُ يَوْمَئِذٍ بِيَدِي، وَأَنَا أَكْرَمُ وَلَدِ آدَمَ عَلَى رَبِّي، يَطُوفُ عَلَيَّ أَلْفُ خَادِمٍ كَأَنَّهُمْ بَيْضٌ مَكْنُونٌ، أَوْ لُؤْلُؤٌ مَنْثُورٌ»**.

٥٠ ـ أخبرنا عبدالله بن عبدالحكم المصري، حدثنا بكر بن مضر، عن جعفر بن ربيعة، عن صالح هو: ابن عطاء بن خباب مولى بني الدئل، عن عطاء بن أبي رباح، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِالله ـ رَضِيَ الله عَنْهُمَا ـ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: **«أَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِينَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ وَلَا فَخْرَ»**.

٥١ ـ **حدثنا** محمد بن عباد، حدثنا سفيان هو: ابن عيينة، عن ابن جدعان، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ـ رَضِيَ الله عَنْهُ ـ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: **«أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَأْخُذُ بِحَلْقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ فَأُقَعْقِعُهَا»**.

قَالَ أَنَسٌ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى يَدِ رَسُولِ الله ﷺ يُحَرِّكُهَا. وَصَفَ لَنَا سُفْيَانُ كَذَا وَجَمَعَ أَبُو عَبْدِالله أَصَابِعَهُ وَحَرَّكَهَا.

قَالَ: وَقَالَ لَهُ ثَابِتٌ: مَسِسْتَ يَدَ رَسُولِ الله ﷺ بِيَدِكَ؟

قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَأَعْطِنِيهَا أُقَبِّلْهَا.

٥٢ ـ **أخبرنا** أحمد بن عبدالله، حدثنا حسين بن علي، عن زائدة، عن المختار بن فلفل، عَنْ أَنَسٍ ـ رَضِيَ الله عَنْهُ ـ قَالَ: قَالَ رَسُولُ الله ﷺ: **«أَنَا أَوَّلُ شَفِيعٍ فِي الْجَنَّةِ»**.

٥٣ ـ **أخبرنا** عبدالله بن صالح، حدثني الليث، حدثني يزيد هو: ابن عبدالله بن الهاد، عن عمرو بن أبي عمرو، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ الله ﷺ يَقُولُ: **«إِنِّي لَأَوَّلُ النَّاسِ تَنْشَقُّ الأَرْضُ عَنْ**

الجامع الكبير

للإمام الحافظ أبي عيسى محمد بن عيسى الترمذي

المتوفى سنة ٢٧٩هـ

المجلد السادس

المناقب والفهارس

حققه وخرج أحاديثه وعلق عليه

الدكتور بشار عواد معروف

دار الغرب الإسلامي

هذا الْوَجْهِ[١] .

(١) (2) باب

٣٦١٠- حَدَّثَنَا الْحُسينُ بن يَزِيدَ الْكُوفيُّ، قَال: حَدَّثَنَا عَبدالسَّلامِ ابن حَرْبٍ، عن لَيْثٍ، عن الرَّبيعِ بن أَنَسٍ، عن أَنَسِ بن مَالكٍ، قال: قال رَسولُ اللهِ ﷺ: «أنا أَوَّلُ النَّاسِ خُرُوجاً إذا بُعِثُوا، وَأنا خَطِيبُهمْ إذا وَفَدُوا، وَأنا مُبَشِّرُهُمْ إذا أَيِسُوا، لِوَاءُ الْحَمدِ يَوْمئذٍ بِيدِي، وَأنا أَكْرمُ وَلدِ آدَمَ على رَبِّي وَلا فَخْرَ[٢] ».

هذا حديثٌ حَسَنٌ غريبٌ[٣] .

٣٦١١- حَدَّثَنَا الْحُسينُ بن يَزِيدَ، قَال: حَدَّثَنَا عَبدالسَّلاَمِ بن حَرْبٍ، عن يَزِيدَ أبي خَالدٍ[٤] ، عن الْمِنْهالِ بن عَمْرٍو، عن عَبداللهِ بن الحارثِ، عن أبي هُريرةَ، قال: قال رَسولُ اللهِ ﷺ: «أنا أَوَّلُ من تَنشَقَ عَنهُ الأَرْضُ فَأُكْسَى الحُلَّةَ من حُللِ الْجنَّةِ، ثُمَّ أَقُومُ عن يَمِينِ الْعَرْشِ لَيْسَ أحدٌ من الْخَلائقِ يَقومُ ذلكَ المَقامَ غَيْرِي»[٥] .

---

(١) جاء بعد هذا في م: «وفي الباب عن ميسرة الفجر»، ولم نقف عليها في شيء من النسخ التي بين أيدينا، وحديث ميسرة أخرجه أحمد ٥٩/٥، وأبو نعيم في الحلية ٥٣/٩، وغيرهما، وهو مخرج في صحيحة العلامة الألباني.

(٢) أخرجه الدارمي (٤٩)، والبيهقي في دلائل النبوة ٥/ ٤٨٤، والبغوي (٣٦٢٤). وانظر تحفة الأشراف ٢١٨/١ حديث (٨٣١)، والمسند الجامع ٢/ ٣٧٥ حديث (١٣٧٢)، وضعيف الترمذي للعلامة الألباني (٧٤٠).

(٣) إسناده ضعيف، لضعف ليث بن أبي سليم.

(٤) في م: «يزيد بن أبي خالد» خطأ، وهو يزيد بن عبدالرحمن أبو خالد الدالاني الأسدي الكوفي مشهور بكنيته.

(٥) انظر تحفة الأشراف ١٠/ ١٣٣ حديث (١٣٥٥٦)، والمسند الجامع ١٥٨/١٨ حديث =

صحيح البخاري
للإمام
أبي عبد الله محمد بن إسماعيل البخاري
(١٩٤ - ٢٥٦هـ)
طبعة جديدة مضبوطة ومصححة ومفهرسة
دار ابن كثير
دمشق - بيروت

وسعيدِ بنِ المسيَّبِ أنَّ حكيمَ بنَ حِزام رضيَ اللهُ عنه قال: «سألتُ رسولَ اللهِ ﷺ فأعطاني، ثمَّ سألتهُ فأعطاني، ثم سألته فأعطاني ثمَّ قال: يا حكيمُ، إنَّ هذا المالَ خَضِرةٌ حُلوة، فمن أخذَهُ بسخاوةِ نفسٍ بوركَ له فيه، ومن أخذَهُ بإشرافِ نفسٍ لم يُبارَكْ له فيه، كالذي يأكلُ ولا يشبَعُ. اليدُ العُليا خيرٌ منَ اليدِ السُّفلى. قال حكيمٌ: فقلتُ: يا رسولَ اللهِ، والذي بَعثكَ بالحقِّ لا أرزَأُ أحداً بعدَكَ شيئاً حتى أُفارقَ الدنيا. فكان أبو بكرٍ رضيَ اللهُ عنهُ يَدعو حكيماً إلى العطاءِ فيأبى أن يَقبلَهُ منه. ثمَّ إن عمرَ رضيَ اللهُ عنهُ دعاهُ ليعطِيَهُ فأبى أنْ يَقبلَ منهُ شيئاً، فقال عمرُ: إني أُشهِدُكم يا معشرَ المسلمينَ على حكيمٍ أني أعرِضُ عليهِ حقَّهُ من هذا الفَيْءِ فيأبى أن يأخُذَه، فلم يَرزَأْ حكيمٌ أحداً منَ الناسِ بعد رَسولِ اللهِ ﷺ حتى تُوُفِّي».

[الحديث ١٤٧٢ ـ أطرافه في: ٢٧٥٠، ٣١٤٣، ٦٤٤١].

٥١ ـ باب من أعطاهُ اللهُ شيئاً من غيرِ مسألةٍ ولا إشرافِ نفس

﴿وَفِىٓ أَمْوَٰلِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَٱلْمَحْرُومِ﴾ [الذاريات: ١٩]

١٤٧٣ ـ حدّثنا يحيى بنُ بُكيرٍ حدَّثَنا الليثُ عن يونُسَ عنِ الزهريِّ عن سالمٍ أنَّ عبدَ اللهِ بنَ عمرَ رضيَ اللهُ عنهما قال: سمعتُ عمرَ يقول: «كان رسولُ اللهِ ﷺ يُعطيني العطاءَ فأقول: أعطهِ من هوَ أفقرُ إليهِ مني، فقال: خُذْهُ، إذا جاءَكَ من هذا المال شيءٌ وأنتَ غيرُ مُشرِفٍ ولا سائلٍ، فخذْهُ، ومالا فلا تُتبِعْهُ نفسَكَ». [الحديث ١٤٧٣ ـ طرفاه في: ٧١٦٣، ٧١٦٤].

٥٢ ـ باب من سألَ الناسَ تَكثُّراً

١٤٧٤ ـ حدّثنا يحيى بنُ بُكير حدَّثَنا الليثُ عن عُبيدِ اللهِ بنِ أبي جعفرٍ قال: سمعتُ حمزةَ بنَ عبدِ اللهِ بنِ عمرَ قال: سمعتُ عبدَ اللهِ بنَ عمرَ رضيَ اللهُ عنهُ قال: قال النبيُّ ﷺ: «ما يَزالُ الرجلُ يسألُ الناسَ حتّى يأتيَ يومَ القيامةِ ليسَ في وَجهِهِ مُزْعةُ لحمٍ».

١٤٧٥ ـ وقال: «إنَّ الشمسَ تدنو يومَ القيامةِ حتّى يَبلُغَ العَرَقُ نِصفَ الأُذُنِ. فبينا هم كذلكَ استَغاثوا بآدمَ، ثمَّ بموسى، ثمَّ بمحمَّدٍ ﷺ». وزاد عبدُ اللهِ: حدَّثَني الليثُ حدَّثَني ابنُ أبي جعفرٍ: «فيَشفَعُ ليُقضى بينَ الخلقِ، فيمشي حتّى يأخُذَ بحَلْقةِ الباب، فيَومَئذٍ يَبعثُهُ اللهُ مَقاماً محموداً يَحمدُهُ أهلُ الجَمعِ كلُّهم».

وقال معلّى: حدَّثَنا وُهيبٌ عنِ النعمانِ بنِ راشدٍ عن عبدِ اللهِ بنِ مسلمٍ أخي الزُّهريِّ عن حمزةَ سمعَ ابنَ عمرَ رضيَ اللهُ عنهما عنِ النبيِّ ﷺ في المسألةِ. [الحديث ١٤٧٥ ـ طرفه في: ٤٧١٨].